سورۃ الفلق

Chapter 113

Dawn rises after breaking the darkness

آیات 5

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾

1- میں تسلیم کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ میں اس رب کی حفاظت میں پناہ لیتا ہوں جس کا قانون یہ ہے کہ تاریکی سے صبح پھوٹتی ہے (الفلق)۔

مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

2- اور (اے خیر کی قوتوں کو کامیابیوں سے ہمکنار کرنے والے، مجھے) شر کی قوتوں سے جنہیں تو نے تخلیق کر رکھا ہے (محفوظ رکھنا اور اپنی پناہ میں لئے رکھنا)۔

وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾

3- اور جب ہر طرف سے تاریکیاں ہی تاریکیاں چھا جائیں (تو اے تاریکیوں سے صبح نکالنے والے مجھے ان کے ہر طرح کے) شر سے (محفوظ رکھنا اور اپنی پناہ میں لیئے رکھنا)۔

وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

4- اور وہ کمزور کر دینے والی باتیں جن سے پختہ ارادے کمزور پڑ جاتے ہیں، ان کے شر سے (مجھے محفوظ رکھنا اور اپنی پناہ میں لئے رکھنا)۔

(**نوٹ**: لفظ النّفّٰثٰت کا مادہ (ن ف ث) ہے۔ اس کے مطالب: پھونک مارنا۔ کان میں پھونک مارنا۔ منہ سے ہلکی یا کمزور سی آواز کا نکلنا وغیرہ ہیں۔ اور لفظ عقد کا مادہ (ع ق د) ہے۔ اس کے مطالب: مضبوطی سے گرہ باندھنا۔ محکم عہد (4/33)۔ ارادے کا پختہ کرنا وغیرہ ہیں۔ اگر اس لحاظ سے ''نفثت فی العقد'' کا مطلب کیا جائے تو یوں بنتا ہے ''وہ جو محکم ارادوں میں پھونک ماردیں یا کمزور باتوں سے مضبوط ارادوں کو کمزور کردیں'' لہٰذا، آیت کا مطلب اسی لحاظ سے کیا گیا ہے۔ البتہ اس آیت کا بعض مفسرین یوں مطلب کرتے ہیں کہ ''اور گرہوں پر پھونکیں مارنے والوں یا پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے (محفوظ رکھنا)''، لیکن یہ مطلب قرآن کے مجموعی سیاق و سباق کے پیشِ نظر بہت کمزور محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ آیت 2/102 کے مطابق یہ ہے کہ جادو کے ذریعے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اور آیت 7/157 کے مطابق یوں ہے کہ محمدؐ کو انسانوں کے بوجھ

اتارنے کے لئے اوران کی زنجیریں توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے یعنی ہر طرح کے وہ عقیدے جو انسان میں اللہ کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی کے علاوہ خوف و ہراس پیدا کرتے ہیں انہیں قران نے مسترد کر دیا ہے۔اسی لئے آیت 10/57 کے مطابق قران تمام نفسیاتی بیماریوں یعنی جذبات واحساسات کی شکست وریخت سے اُبھرنے والی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ لہٰذا،قرآن کے سیاق وسباق کے مطابق اِس آیت نمبر 4 کا جو مطلب دے دیا گیا ہے وہ زیادہ درست معلوم ہوتا ہے)۔

ع 1 5 38 وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۟ؑ ۵

5-اور(ہر وہ شخص جو دوسروں کو میسر آنے والی کامیابیوں اور عنایات سے) حسد کرنے والا ہے،اس کے شر سے جب وہ حسد کی وجہ سے (نقصان پہنچانا چاہتا ہو تو مجھے محفوظ کر لینا اور اپنی پناہ میں لئے رکھنا)۔